سوال: عقیدہ آخرت کی وضاحت کریں۔ اس کے انسانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔

تعارف (Introduction)

کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ عقیدہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ اسلام میں قیامت یا آخرت کے عقیدے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے تمام تر اعمال کے اچھے برے ہونے کا دارومدار اسی عقیدے پر ہے۔ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق یہ کائنات ایک دن فنا ہو جائے گی پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے زندہ ہو کر بارگاہ الٰہی میں پیش ہوں گے۔ اور ان کے اعمال کے مطابق سزا و جزا کا فیصلہ ہوگا۔ اس کے برعکس منکرین وہ لوگ قیامت پر شعور، یقین نہیں رکھتے۔ قیامت کے دن تمام انسانوں کو قبر سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ان کے اعمال کا حساب ہوگا۔ اچھے اعمال کا اچھا اجر ملے گا، برے اعمال کا برا اجر ملے گا۔ عقیدہ آخرت کا اگر جائزہ لیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ مسلمان کی عملی زندگی کی بنیاد ہی عقیدہ ہے۔ کیونکہ اسلام انسان کی آخروی زندگی کو حقیقی

زندگی اور اس کی کامیابی کو حقیقی کامیابی سمجھنا ہے

آخرت کے معنی و مفہوم

آخرت کے معنی ہیں "بعد میں آنے والی" ہماری عارضی زندگی کو قرآن مجید میں الحیاۃ الدنیا کہا جاتا ہے۔ یعنی دنیا کی زندگی یا صرف الاولیٰ کہا جاتا ہے۔ یعنی پہلی یا ابتدائی (زندگی) موت کے بعد کی زندگی کو آخرت اور عقبیٰ کہا گیا ہے عقبیٰ کا معنی ہے "پیچھے آنے والی"

اسلام کا تصور آخرت

اسلام میں آخرت کا نہایت واضح تصور دیا گیا ہے قیامت برپا ہوگی اور ساری کائنات ٹوٹ پھوٹ ہو جائیگی۔ مرنے کے بعد ہر انسان کو دوبارہ زندگی دے کر اٹھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی ہوگی۔ دنیا میں کیے گئے اعمال کا حساب ہوگا۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہونگی وہ انعام پائے گا اور جس کے برے اعمال زیادہ ہونگے وہ سزا پائے گا

اسلام کے تصور آخرت کے اہم نکات درج ذیل ہیں

(1) انسان کی اس عارضی زندگی کا خاتمہ اس کی زندگی کا مکمل خاتمہ نہیں بلکہ یہ تو ایک زندگی سے دوسری زندگی میں منتقلی ہے۔ مرنے سے صرف انسان کا جسم فنا ہو جاتا ہے۔ اس کی روح نہیں

(2) یہ دنیوی زندگی محدود اور عارضی ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے ہمیشہ کی قیام کی جگہ تو آخرت ہے"

(سورۃ مومن: 39)

(3) دنیوی زندگی آخرت کی کھیتی ہے یہاں انسان جو کچھ بوئے گا اس کی فصل آخرت میں کاٹے گا۔ یعنی یہاں جو عمل کریں گا اس کی جزا یا سزا آخرت میں ملے گی

(4) یقیناً آخرت اس دنیوی زندگی سے بہتر ہے۔ ایک اور مقام پر دنیا کی زندگی کا آخرت کے ساتھ یوں موازنہ کیا ہے

ترجمہ: "یہ لوگ دنیوی زندگی پر خوش ہیں حالانکہ یہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ نہیں ہے

(الرعد: آیات نمبر 26)

(5) جو شخص انعام کا مستحق قرار پائے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور سزا کے حقدار کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

عقیدہ آخرت کے اثرات

عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات

احساس ذمہ داری:

آخرت پر یقین رکھنے سے انسان میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے اسے معلوم ہوتا کہ وہ اپنے اعمال کے لیے اپنے خالق و مالک کے سامنے جوابدہ ہے۔

نیکی کی طرف مائل اور برائی سے اجتناب

اس لیے نیکی کی رغبت اور برائی سے نفرت پیدا کرنے میں قوانین اتنے موثر نہیں ہیں جتنا عقیدہ آخرت موثر ہے۔ یہ اللہ کے حضور میں پیش ہونے اور جوابدہی کا عقیدہ ہے اور اس سے انسان کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پھر نیک اعمال کی جزا کا لالچ اور بدی کی سزا کا خوف بھی ہوتا

زندگی کی مقصدیت پر یقین

عقیدہ آخرت کا سب سے بڑا اور اہم فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنی دنیوی زندگی کو بامقصد سمجھنے لگتا ہے ورنہ اسے یہ زندگی بالکل عبث اور بے مقصد معلوم ہوتی۔ اگر آخرت زندگی نہ ہوتی پھر دنیاوی زندگی، یعنی پیدا ہونا، جوان ہونا، کمانا پینا،

مصائب برداشت کرنا اور صبر کرنا بھی بالکل
فضول سا عمل محسوس ہوتا ہے اس صورت میں
اگر کوئی زندگی بسر کرتا ہے تو وہ اخلاقی فطرت کے
جبر کے تحت جیسے کہ حیوان اور دوسرے جاندار
زندگی بسر کرتے ہیں لیکن سخت اذیت کے ساتھ
کیونکہ دوسرے حیوانات کے برعکس انسان ایک
ذی شعور جاندار مخلوق ہے۔

حوصلہ و ہمت

عقیدہ آخرت انسان میں یہ حوصلہ و ہمت پیدا
کرتا ہے کہ وہ اچھے کام کرتا چلا جائے خواہ دنیا
میں ان اعمال کا اسے کوئی اجر ملے یا نہ ملے
اسے یقین ہوتا ہے کہ اس کے کیے ہوئے اعمال
رائیگاں نہیں آخرت میں اسے اس کا پورا پورا اجر
مل جائے گا کیونکہ اصل زندگی تو آخرت کی ہے۔

جرات و شجاعت:

آخرت پر ایمان سے انسان کے اندر یہ یقین
پیدا ہو جاتا ہے کہ آخرت کی زندگی اس دنیاوی
زندگی سے بہتر ہے۔ یہ عارضی اور وہ دائمی ہے۔
اس لیے اس عارضی اور گھٹیا زندگی کی قیمت پر

لیکن آخرت کی عقبیٰ سنوار جاتی لازوال سدا
منافع کا سبب ہو جاتے ہیں۔ اس لیے وہ اپنی جان
کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اس سے اس کے اندر بے مثال
جرات اور شجاعت کا وصف پیدا ہوتا ہے۔

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

فروغ تقوی

عقیدہ آخرت کی وجہ سے معاشرے میں پرہیزگاری پروان چڑھتی ہے۔ کیونکہ ہر کوئی اپنی آخروی زندگی کو بہتر سے بہترین بنانا چاہتا ہے اور اس کے لیے جو راستہ ہے وہ پرہیزگاری اور تقوی ہے کیونکہ ہر شخص اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ بعد از موت جو زندگی ہوگی اس کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا۔

فروغ اعلیٰ اقدار

آخرت پر ایمان رکھنے کی وجہ سے معاشرے میں اعلیٰ اقدار پھلتی ہے کیونکہ آخرت پر یقین رکھنے کی وجہ سے بندہ نیکیوں سے رغبت رکھتے ہیں اور برائیوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان سے اجتناب کرتے ہیں اور صرف نیکیوں سے رغبت ہو اور برائی سے

نفرت کا عالم ہو تو ایسا ماحول صرف اور صرف
معاشرے میں اعلیٰ اقدار کو فروغ دیتا ہے

جذبہ فلاح انسانیت

گناہ سے پرہیز، برائیوں سے نفرت، برے کاموں سے دوری، نیکی اور اچھائیوں سے محبت و رغبت، اس کی طرف اشتیاق اور اعلیٰ روایات، اقدار کو اپنانے کی آرزو جب ایک معاشرے میں پیدا ہو جاتی ہے تو پھر وہ معاشرہ فلاح انسانیت کا علمبردار بن جاتا ہے اور صحیح معنوں میں ایک اسلامی معاشرہ بن جاتا ہے جس کی بنیادوں میں اسلام کے اصول کارفرما ہوتے ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ

عقیدہ آخرت نادار، مفلس، مستحق لوگوں کی مدد کا درس دیتا ہے جو اپنی غربت اور سفید پوشی کا بھرم رکھنے کے لیے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور جب خدا تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی لالچ کے بغیر خرچ کیا جاتا ہے تو ایسا کرنے سے بے حد و حساب ثواب ملتا ہے۔

نتیجہ (Conclusion)

اسلام میں عقیدہ آخرت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کسی بھی مسلمان کا ایمان اس وقت تک پختہ نہیں ہو سکتا جب تک اسے آخرت پہ ایمان نہ ہو۔ آخرت پر ایمان ہونے کی وجہ سے ہمارے ادارے مضبوط ہوتے ہیں۔ انسان کوشش کرتا ہے دنیا میں اچھے کام کرنے کی۔ کیونکہ وہ آخرت میں جوابدہ ہوگا اپنے اعمال کا۔ اس کے علاوہ عقیدہ آخرت پر ایمان ہر انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ انسان کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام اعمال کو جتنا ہو سکے اچھا رکھے یا اچھے اچھا کرنے کی کوشش کرے۔